PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	عنوان	الفاظ مترادفہ
۲	ابھار	كَعَبَ - حَدَبَ - اَمْتَ -
		نَجْدَ - سَمك (۵)
۳	ابھارنا	حَرَّضَ - حَضَّ - حَثَّ - اَزَّ -
		جَرَمَ - (۵)
۴	آتارنا - اترنا	نَزَلَ - نَزَّلَ اَنْزَلَ - تَنَزَّلَ -
		حَلَّ اور اَحَلَّ - هَبَطَ - وَضَعَ
		خَلَعَ - (۵)
۵	اِترانا - تکبر کرنا	فَرِحَ - بَطِرَ - مَرِحًا -
		اِخْتَالَ (خيل) فَخَرَ - اَشَرَ
		تَمَطّٰى - تَكَبَّرَ - فَرِهَ - (۹)
۶	اٹکل پچو من گھڑت	خَرَصَ - اِخْتَلَقَ - اِفْتَرَاءِ -
	باتیں کرنا	تَقَوَّلَ - (۴)
۷	اٹھانا	حَمَلَ - نَاءَ (نوء) وَزَرَ - اثار
		(ثور) اَقَلَّ - بَعَثَ - اَنْشَرَ
		اَنْشَزَ - لَقَطَ اور لَقَحَ (۱۰)
۸	اٹھنا	اِنْبَعَثَ - نَشَرَ - نَشَزَ - قَامَ (۴)
۹	اجازت لینا - دینا	استاذن اور اَذِنَ - اِسْتَانَسَ (۲)
۱۰	اجڈ	عُتُلّ - فَظّ - اَعْرَاب (۳)
۱۱	اچانک	اِذْ اور اِذَا - بَغْتَةً (۲)
۱۲	اچھا - خوب -	نِعْمَ - خَيْر - حَسَنَ - اَمْثَل
	بہتر -	اور مُثْلٰى - جَمِيل - (۵)
۱۳	اچنبھا (اجنبی) ہونا	نَكِرَ - عَجَبَ - جُنُب (۳)
۱۴	احسان کرنا	فَضَّلَ - مَنَّ - اَنْعَمَ - اَحْسَنَ (۴)
۱۵	اختیار (رکھنا)	خِيَرَة - مَلَكَ - وَلَايَة - اَمْكَنَ (۴)
۱۶	اختیار کرنا	اَسْتَحَبَّ - تَحَرّٰى (حرو) (۲)
۱۷	ادھار	قَرْض - دَيْن - (۲)
۱۸	ارادہ کرنا	اَرَادَ - عَزَمَ - اَبْرَمَ - هَمَّ
	(قصد کرنا)	اَمَّ - تَيَمَّمَ (يمم) تَحَرّٰى (۷)
۱۹	اَڑنا	اَصَرَّ - مَرَدَ - لَجَّ (۳)

نمبر شمار	عنوان	الفاظ مترادفہ
۲۰	اڑنا - اڑانا	طار اور استطار - اَذْرٰى - نَسَفَ (۴)
۲۱	اشارہ کرنا	اَشَارَ - رَمَزَ - تَغَامَزَ - عَرَّضَ (۴)
۲۲	اطاعت و تابعداری	تَبِعَ - اِقْتَدَاء - اُسْوَة - اَطَاعَ -
	پیروی فرمانبرداری	اِسْتَجَابَ - اَسْلَمَ - قَنَتَ - رَكَنَ (۸)
۲۳	اعتدال	قَصَدَ - وَسَطَ - تَقْوِيم (۳)
۲۴	اعمال نامہ	طَائِر - قِطّ - كِتَاب - صُحُف (۴)
۲۵	افسوس	وَيْل - لَيْتَ - اَسَفٰى - اٰسٰى (۴)
۲۶	اقتدار بخشنا	مَكَّنَ - اِسْتَخْلَفَ (۲)
۲۷	اقرار کرنا	اَقَرَّ - اِعْتَرَفَ - شَهِدَ (۳)
۲۸	اکٹھا کرنا	جَمَعَ - اِجْتَمَعَ - حَشَرَ - اِدَّخَرَ - خَزَنَ
		وَسَقَ اور اِتَّسَقَ - كَفَتَ - لَمَّ -
		حَصَّلَ - مَثَابَةً (۱۰)
		اکڑنا ــــ دیکھیے اترانا
		اکسانا ــــ دیکھیے ابھارنا
۲۹	اکھاڑنا - اکھڑنا	اِجْتَثَّ - اِنْقَعَرَ (۲)
۳۰	اکیلا	اَحَد - وَحِيد - فَرْد - فُرَادٰى (۴)
۳۱	اگر	اِنْ - اِمَّا - لَوْ (۳)
۳۲	الٹ دینا	اَرْكَسَ - اِئْتَفَكَ - جَثَمَ - كَبَّ -
	اوندھا کرنا ہونا	كَبْكَبَ - قَلَبَ اور تَقَلَّبَ - نَكَسَ
		اور نَكَّسَ (۷)
	الٹ پلٹ کرنا	کے لیے دیکھیے "آزمائش کرنا" اور "الٹ دینا"
۳۳	الگ (جدا یا علیحدہ) کرنا	فَرَقَ - فَتَقَ - عَزَلَ - جَنَبَ -
		مَازَ (ميز) زَيَّلَ (۶)
۳۴	الگ ہونا	تَفَرَّقَ - اِعْتَزَلَ - تَجَنَّبَ -
		اِمْتَازَ - تَزَيَّلَ - خَلَا - خَلَصَ
		فَصَلَ - اِنْتَبَذَ - تَجَافٰى (جفو) (۱۰)
۳۵	امید لگانا	اَمَلَ - مَنّٰى - رَجَا (رجو) (۳)
	انبار - انبوہ	کے لیے دیکھیے "وافر - بہت"
	انتخاب کرنا	" " "چن لینا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ۔ اور جب تم دوپہر کو اپنے کپڑے اتارتے ہو۔

۴۔ خَلَعَ : بنیادی معنی کسی چیز کو علیحدہ کرنا ہیں جو پہلے اس میں شامل تھی ۔(م ل) لفظ خُلع بھی یہی مفہوم ادا کرتا ہے کہ عورت زر بدل دے کر خاوند سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ پاؤں سے جوتے تک کو علیحدہ کرنے (اتارنے) کے لیے استعمال ہوا ہے۔ فرمایا :

اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۔ (۲۰/۱۲) (اے موسیٰؑ) میں تمہارا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دو۔ تم یہاں پاک میدان یعنی طویٰ میں ہو۔

اور خلع میں یہ عجیب نسبت ہے کہ قدیم تہذیبوں میں عورت کو پاؤں کے جوتے سے تعبیر کیا جاتا تھا۔

ماحصل : (۱) اِنْزَال اور تَنْزِيْل کسی چیز کو نیچے اتارنے کے لیے ہیں انزال یکبارگی اور تنزیل محض اتارنے کے لیے خواہ یکبارگی ہو یا بتدریج

(۲) اَحَلَّ : میں اتارنے کا عمل اترنے والے کے کسی عمل کے نتیجے میں ہوتا ہے۔

(۳) وضع : کسی چیز کو اتار کر نیچے رکھنے کے لیے۔

(۴) خلع : کسی چیز کو دوسری چیز سے علیحدہ کر کے اتارنے کے لیے جس میں وہ شامل تھی، استعمال ہوتے ہیں۔

اترانا ــــ تکبّر کرنا

کے لیے فَرِحَ ، بَطَرَ ، مَرَحَ ، اِخْتَال ، فَخُوْر ، اَشِرٌ ، تَمَطّٰی اور تَكَبَّرَ اور فَرِهَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں :

۱۔ فَرِحَ : کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے۔ فرح القلب اور فرح النفس۔

فرح القلب سے مراد کسی نعمت پر تہ دل سے شکر گزار ہونا ہے۔ یہ محمود صفت ہے۔ ارشادِ باری ہے :

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔ (۱۰/۵۸) آپ کہہ دیجئے کہ (کتاب) خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں اور یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

اور فرح النفس مذموم صفت ہے۔ یعنی خدا کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کرنے کی بجائے اترانے لگنا اور پھولا نہ سمانا اور خوشیاں منانا۔ ارشاد باری ہے :

اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ (۲۸/۷۶) جب اس (قارون) کی قوم نے اسے کہا، اترائیے مت۔ خدا اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۲۔ بَطَرَ : نعمتوں کی فراوانی کی وجہ سے بہک جانا اور بقول امام راغب بطر ایک دہشت ہے جو خوشحالی کے غلط استعمال، حق نعمت میں کوتاہی اور نعمت کے غلط استعمال سے انسان کو لاحق ہوتی ہے۔ (مف) اور ابن فارس کے نزدیک بطر کے اصل معنی پھاڑنا کے ہیں۔ یعنی جیسے نعمت کی فراوانی نے کسی کے دیدے پھاڑ دیے ہوں اور وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا گویا بطر کے مفہوم میں بھی نعمت کی فراوانی اور عدمِ شکر اور غلط استعمال موجود ہے اور یہ فَرِحَ سے اگلا درجہ ہے۔ ارشادِ باری ہے :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ بَطَلَ: کسی عمل کے مخالف کوئی ایسا عمل جو پہلے عمل کو بے کار کر دے۔

۴۔ اَضَاعَ: عام ہے۔ کسی بھی وجہ سے کوئی چیز برباد کر دینا۔

۳۸۔ برداشت کرنا

کے لیے حِلم، صَبَر اور کَظَم کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَلُمَ: بمعنی بُردبار ہونا۔ حوصلہ والا ہونا۔ یہ ایک مستقل صفت ہے جو ہر وقت حلیم انسان کے اندر موجود رہتی ہے۔ یعنی جب وہ کوئی ناگوار بات سنے یا اسے کوئی صدمہ پیش آئے یا کوئی بے عزتی کرے یا کوئی بڑی خوش کن بات سنے تو اس کی طبیعت میں اتار چڑھاؤ پیدا نہ ہو یا اگر ہو تو معمولی قسم کا ہو اور علیٰ حالہ برقرار رہے۔ اور یہ بڑی محمود صفت ہے اور ابو ہلال اس کا معنی اِمْهَال بِتَاخِيْرِ الْعِقَابِ الْمُسْتَحَقّ (فق ل ۱۶۵) یعنی کسی مستحق سزا کو سزا میں تاخیر کر کے مہلت دینا ہے (فق۔ل) ارشاد باری ہے:

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ (۳۷/۱۰۱) ہم نے ابراہیمؑ کو ایک صاحب حوصلہ لڑکے کی خوشخبری دی۔

۲۔ صَبَرَ: اَلصَّبْرُ کے لغوی معنی ہیں کسی کو تنگی کی حالت میں روکنا (مف) اور رسول اللہ صلعم نے الصبر کی یوں تعریف فرمائی کہ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى (بخاری) یعنی کسی صدمہ، مصیبت یا ناگوار حادثہ کے پڑنے پر فوراً اپنے نفس کو جزع فزع اور بیقراری سے روکنا اور اسے برداشت کر جانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ (۲/۱۷۷) اور وہ لوگ جو سختی، دکھ اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے ہیں۔

۳۔ کَظَمَ: کَظْم سانس کی نالی کو کہتے ہیں اور کَظَمَ السِّقَاءَ بمعنی مشک کو پانی سے لبالب بھر کر اس کا منہ بند کر دینا (مف) اور کَظِیْم اور مکظوم اس شخص کو کہتے ہیں جو غم یا غصّہ سے سانس کی نالی تک بھرا ہوا ہو۔ مگر اس کا اظہار نہ کرے اور اسے دبا جائے۔ ارشادِ باری ہے:

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ (۱۲/۸۵) اور یعقوبؑ کی دونوں آنکھیں غم کی وجہ سے سفید ہو گئیں اور وہ غم سے (لبالب) بھرے ہوئے تھے۔

دوسرے مقام پر حضرت یونسؑ کے متعلق فرمایا:

اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ (۶۸/۴۸) جب انہوں نے پکارا اور وہ غم و غصّہ سے بھرے ہوئے تھے۔

تیسرے مقام پر مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ۔ (۳/۱۳۴) اور وہ غصّہ کو دبا جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ (۲/۲۶۵) واقع ہو اس پر مینہ پڑے تو دگنا پھل لائے۔

ماحصل: (۱) ثمر: پھل کے لیے عام لفظ ہے۔

(۲) فاکھۃ: کھجور اور انار کے سوا باقی پھل اور بعض کے نزدیک لذیذ پھل یا خشک میوے۔

(۳) جَنِی: تازہ بہ تازہ اترے ہوئے یا لٹکتے ہوئے پھل۔

(۴) اُکُل: پھلار، درخت یا پودے کا وہ حصہ جو انسانی خوراک کا کام دے۔

۳۸ — پھل پکنا

کے لیے یَنَعَ اور جَنِیٌّ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ یَنَعَ بمعنی پھل کا بالکل پک کر تیار ہو جانا۔ اور پختہ پھل کو یَانِعَۃٌ یا مُوْنِعَۃٌ کہتے ہیں (مف) ارشاد باری ہے:

اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ (۶/۱۰۰) اس کے پھل کو دیکھو۔ جب وہ پھل دیتا ہے اور اس کے پکنے کو بھی دیکھو۔

۲۔ جنی: جنا یجنی۔ لغوی طور پر پکے ہوئے پھل کو توڑنے اور اسے چلنے کے معنوں میں آتا ہے (مف۔ منجد) لیکن قرآن میں یہ لفظ دو دفعہ استعمال ہوا ہے۔ تو درختوں پر لگے ہوئے پکے اور اترنے کے قابل پھل کے لیے استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (۵۵/۵۴) اور ان دونوں باغوں کے میوے جھک رہے ہیں۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (۱۹/۲۵) اور درخت کے تنے کو اپنی طرف زور سے ہلاؤ۔ تو پکی کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔

ماحصل: (۱) ینع: پھل کا پک کر تیار ہو جانا۔

(۲) جنی، اتنا پک جانا کہ اگر چنا نہ جائے تو از خود درخت سے گر پڑے یا پھل کو توڑنا اور چننا۔

پھوٹنا کے لیے دیکھیے "چشمہ پھوٹنا"

۳۹ — پھونکنا، پھونک مارنا

کے لیے نَفَخَ، نَفَثَ، نَفَثَ اور اَطْفَا (طَفَأَ) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ نَفَخَ: نَفَخَ بمعنی پیٹ کا پھولنا اور منفوخ بڑے پیٹ والے یا موٹے آدمی کو کہتے ہیں اور نَفَخَ بمعنی کسی جسم میں پھونک مار کر ہوا داخل کرنا (م۔ ل) اور صاحب منجد کے نزدیک نَفَخَ کے معنی صرف "پھونک مارنا" ہے۔ اور منفاخ لوہار کی دھونکنی کو کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اِبْتَغٰی بمعنی کوشش کے ساتھ کسی چیز کا طلب کرنا (مف) ہے۔ یعنی واجبی کوشش سے زیادہ کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى (۹۲/۲۰) — مگر واسطے چاہنے مرضی اپنے رب کی جو سب سے برتر ہے۔

۵۔ رَغِبَ: کسی چیز کو دل سے چاہنا۔ اور مرغوب بمعنی من بھاتا۔ خواہ یہ چیز طبعی میلانات کے مطابق ہو یا نہ ہو۔ ارشادِ باری ہے:

عَسٰی رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ (۶۸/۳۲) — شاید ہمارا پروردگار ہمیں اس سے بہتر باغ عطا کر دے ہم اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔

ماحصل: (۱) شَآءَ: ایسی خواہش یا ارادہ جو اللہ کی تقدیر کے تابع ہو۔ اور یہ مقررہ وقت سے آگے پیچھے نہیں ہوتا۔

(۲) اَرَادَ: عام ہے۔ خواہ مشیت الٰہی کے تابع ہو یا نہ ہو۔ اس کا وقت آگے پیچھے ہو سکتا ہے۔

(۳) اِشْتَهٰی: مرغوب چیزوں کی خواہش طبعی میلانات کی خواہش کرنا۔

(۴) بَغٰی: کسی چیز کو حاصل کرنے میں حدِ اعتدال سے آگے چلا جانا۔

(۵) رَغِبَ: کسی چیز کی محض چاہت۔ خواہ یہ طبعی میلانات کے مطابق ہو یا نہ ہو۔

۶۔ چُپ ہونا ــ رہنا

کے لیے سَکَتَ[۱]، صَمَتَ[۲] اور اَنْصَتَ[۳] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سَکَتَ: بات کرتے کرتے رک جانا۔ تھم جانا۔ چپ ہو جانا۔ خلاف الکلام (م۔ ل منجد) اس معنٰی میں اس لفظ کا استعمال قرآنِ کریم میں نہیں۔ البتہ غصہ تھم جانے کے لیے آیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَمَّا سَکَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ (۷/۱۵۴) — جب موسیٰؑ کا غصہ فرو ہوا۔

۲۔ صَمَتَ: بمعنی چپ رہنا۔ کم گویا "خاموش طبع" ہونا۔ فرمانِ نبویؐ ہے مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو شخص خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔ صَمَتَ کی ضد نَطَقَ ہے۔ مالِ صامت روپے پیسے اور نقدی کو کہتے ہیں جبکہ مال ناطق حیوانات کو (منجد) قرآن میں ہے:

سَوَآءٌ عَلَیْکُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ (۷/۱۹۳) — تمہارے لیے برابر ہے تم اُن کو بلاؤ یا چپکے ہو رہو۔

۳۔ اَنْصَتَ: نَصَتَ اور اَنْصَتَ بمعنی دوسرے کی بات چپ چاپ رہ کر سننا (منجد) قرآن میں ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (۷/۲۰۴) — اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔

ماحصل:

خاموش طبع یا کم گوئی کے لیے صَمَتَ، باتیں کرتے کرتے چپ ہونے کے لیے سَکَتَ اور دوسرے کی بات خاموش ہو کر سننے کے لیے اَنْصَتَ آتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (۵/۸۵) — تو اللہ نے ان کو اس کہنے کے عوض (بہشت کے) باغ عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

۶۔ وَهَبَ : بلامعاوضہ و محنت کسی کو کچھ دے دینا۔ اور بعد میں کسی فائدہ یا عوض کی توقع نہ رکھنا (مف) ارشادِ باری ہے:

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ (۴۲/۴۹) — اللہ جسے چاہتا ہے بیٹیاں دے دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے۔

۷۔ رَفَدَ : عطا اور مدد۔ دو باتیں بنیادی طور پر اس کے معنیٰ میں پائی جاتی ہیں یعنی کسی غریب اور مسکین کو عطیہ کے طور پر کچھ دینا۔ وظیفہ دینا۔ وظیفہ مقرر کرنا۔ اور رِفادہ اس فنڈ کو کہتے ہیں جو قریش نادار حجاج کی مدد کے لیے جمع رکھتے تھے۔ اور اَرْفَدَ بمعنی کسی کے لیے عطیہ مقرر کرنا۔ کہ وُہ اس مقررہ مقدار میں سے لیتا رہے (مف) اور رِفد بمعنی وظیفہ۔ امداد۔ قرآن میں ہے:

وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ (۱۱/۹۹) — اور اس دنیا میں بھی (فرعون کی قوم) کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت میں بھی لگی رہے گی۔ بُرا ہے وہ انعام جو انہیں ملتا رہے گا۔

۸۔ دفع (الیٰ) دفع بمعنی کسی چیز کی حفاظت و حمایت میں بیرونی خطرات اور حملے کو دُور کرنا اور پرے ہٹانا ہے (مف) اور جب اس کا صلہ الیٰ سے ہو تو اس کے معنی ادا کرنا یا کسی کی چیز اس کے سپرد کر دینا یا حوالے کر دینا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ (۴/۶) — پھر اگر تم ان یتیموں میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو۔

۹۔ هَدِيَّة ، ان تحائف کو کہا جاتا ہے جو ہم ایک دوسرے کو تعلقات کی خوشگواری کے لیے پیش کرتے ہیں۔ اور مِهْدَی اس چیز کو کہا جاتا ہے جس میں رکھ کر ہدیہ پیش کیا جائے۔ ارشادِ باری ہے:

فَمَآ اٰتٰـنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ (۲۷/۳۶) — (حضرت سلیمانؑ نے کہا) جو کچھ اللہ نے مجھے عطا کیا ہے وُہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے لہٰذا تم اپنے اس تحفہ سے خود ہی خوش رہو۔

۱۰۔ نَحَلَ : کسی کو کوئی چیز دینا۔ نَحَلَ الْمَرْاَةَ عورت کو اس کا حق مہر دینا۔ اور نَحْل بمعنی عطیہ بخشش (منجد) اور اَلنِّحْلَة اور اَلنَّحْلَة اس عطیہ کو کہتے ہیں جو تبرّعاً دیا جائے۔ یہ ہبہ سے خاص ہے کیونکہ ہر ہبہ کو نِحْلَة کہہ سکتے ہیں لیکن ہر نِحْلَة کو ہبہ نہیں کہہ سکتے (مف)

ارشادِ باری ہے:

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً۔ — اور عورتوں کو ان کے حق مہر (اور نان و نفقہ) خوشی سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتبہ ہو گیا ہے)

۳۔ مِرْیَۃ: مری کے معنی میں دو باتیں بنیادی ہیں (۱) کسی حقیقت یا نظریہ کا مسلم ہونا (۲) اس حقیقت کو مشکوک باتوں سے مشکوک کرتے رہنا۔ (م ل) اسی لیے یہ لفظ جھگڑا کرنے کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ اور اس جھگڑا کی بنیاد یہی شک کی باتیں ہوتی ہیں۔ جیسے فرمایا:

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی (۵۳/۵۵) اور (اے انسان) تو اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں پر جھگڑا کرے گا۔

اور مِرْیَۃ کسی حقیقت کے متعلق لوگوں کے پیدا کردہ شک کو کہتے ہیں۔ جیسے فرمایا:

فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ (۳۲/۲۳) سو اپنے رب کی ملاقات (کے بارے) میں شک میں نہ رہیے۔

۴۔ مَرِیج: مَرَجَ بمعنی دو چیزوں یا نظریات کا رل مل جانا۔ اور غُصْنٌ مَّرِیْجٌ باہم گتھی ہوئی ٹہنی کو کہتے ہیں (مف) بے ترتیب ہونا (منجد) معاملہ کا گڈمڈ اور پیچیدہ ہونا۔ اور مَرَجَ بمعنی کسی خیال کا آنا اور جانا اور اضطراب ہونا (م۔ل) گویا یہ لفظ تردد اور اضطراب کا مجموعہ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْٓ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ (۵/۵۰) جب اُن کے پاس حق آپہنچا تو انہوں نے اسے جھٹلایا سو یہ لوگ الجھی ہوئی بات میں (پڑ گئے)

۵۔ لَبْس: لَبْسٌ بمعنی مخالطۃ اور مداخلۃ (م۔ل) یعنی دو چیزوں کو آپس میں خلط ملط کر دینا اور کسی چیز میں دوسری کو داخل کرنا۔ جیسے حق میں باطل کی آمیزش اور جھوٹ میں کچھ سچ ملا دینا اور اس طرح حقیقت کو ایسا مشکوک کر دینا کہ حق و باطل کی تمیز نہ ہو سکے۔ اور اسی طرح کے پڑے ہوئے شک و شبہ کو لَبْس کہتے ہیں۔ اور اس لفظ کا استعمال اعراض میں اور کلام کی صورت میں ہوتا ہے (فق ل ۲۴۹) قرآن میں ہے:

بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ (۵۰/۱۵) بلکہ وہ نئی پیدائش کے سلسلہ میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

اور فرمایا:

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ (۲/۴۲) حق کو باطل کے ساتھ آمیزش نہ کرو۔

۶۔ رَیْب: ایسا شک جس میں اضطرار کا عنصر بھی شامل ہو۔ رَیْبُ الدَّهْرِ گردشِ ایام۔ حوادثِ زمانہ اور رَیْبُ الْمَنُوْنِ بمعنی زندگی کے خطرات (م ل) اور رَیْب ایسا شک ہے جو خلجان اور کھٹکا پیدا کرے۔ کہتے ہیں دَعْ مَا یُرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُكَ یعنی ایسی بات چھوڑ دے جو دل میں خلجان پیدا کرے اور وہ اختیار کر جس میں کوئی خلجان نہ ہو۔ رَیْبَۃ بمعنی قلق۔ اضطراب (م۔ق)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) سَاحِل: دریا یا سمندر کا کنارہ۔
(۱۱) اَقْصَا: پرلا کنارہ۔
(۱۲) عُدْوَۃ: دُور کا کنارہ جو بلندی پر ہو۔
(۱۳) صدف: پہاڑ کا کنارہ۔

۲۴ ـــــــ کنواں

کے لیے بِئْر، جُبّ اور رَسّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بِئْر: بمعنی کنواں۔ عام لفظ ہے۔ آباد ہو یا غیر آباد (فل ۲۶۲) ایسے کنویں کو بھی کہہ سکتے ہیں جس میں پانی نہ ہو (ف۔ل ۳۱) قرآن میں ہے:

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ (۲۲/۴۵) — اور (بہت سے) کنویں بیکار اور (بہت سے) پلستر شدہ محل ویران (پڑے) ہیں۔

۲۔ جُبّ: ایسا کنواں جو صرف کھودا گیا ہو۔ اینٹ پتھر سے تعمیر نہ کیا گیا ہو (ف۔ل ۲۶۲) کچا کنواں۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ (۱۲/۱۵) — پھر جب وہ (یوسفؑ کے بھائی) اسے لے گئے اور اس بات پر متفق ہو گئے کہ یوسفؑ کو کسی گمنام کنویں میں ڈال دیں۔

۳۔ رَسّ: بہت بڑا کنواں (ف۔ل ۳۹) جس میں پانی کافی مقدار میں ہو (ف۔ل ۲۶۲) قرآن میں ہے:

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ (۵۰/۱۲) — ان سے پہلے قوم نوح، کنویں والے اور ثمود (بھی) جھٹلا چکے ہیں۔

۲۵ ـــــــ کوڑا

کے لیے سَوط اور جَلْدَة کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ سَوْط: بمعنی بٹا ہوا چمڑہ۔ کوڑا۔ چابک (مف) اور سَاطَ بمعنی کوڑے لگانا۔ اور سَوَّاط بمعنی کوڑا یا چابک رکھنے والا سپاہی۔ اور مِسْوَاط اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو بغیر چابک کے نہ چلتا ہو (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ (۸۹/۱۳) — تو تیرے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا پھینکا۔

۲۔ جَلْدَة۔ جلد کسی جاندار کی کھال کو جِلد کہتے ہیں۔ اور جَلَدَ بمعنی کسی کو کھال پر مارنا کہ اس مار کا اثر کھال سے آگے نہ جائے۔ اور جَلْدَة ہر وُہ چیز ہے جس سے کھال پر مارا جائے اور وُہ سخت ہو لیکن وُہ زخم نہ کرے خواہ یہ کسی چیز کا ہو۔ درہ۔ اَرضٍ جَلْدَة بمعنی سخت زمین (مف) اور جلّاد بمعنی کوڑے مارنے والا۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱ ـــــ مضبوط

کے لیے ثَابِت، رَاسِخ، مَتِین، مُحْکَم، قَیِّمَۃ (قوم) اور وُثْقٰی کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ ثَابِت: ثَبَتَ بمعنی برقرار رہنا۔ قرار پکڑنا اور ثبت علی الامر بمعنی کسی کام پر مداومت کرنا (منجد) ضد (زلّ) بمعنی اپنی بنیاد پر قائم یا جم کر نہ رہنا، پھسل جانا۔ ارشادِ باری ہے:

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۔ (۱۴/۲۴)

پاکیزہ کلمہ کی مثال ایک پاکیزہ درخت کی سی ہے جس کی جڑ مضبوط اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

۲۔ راسخ: رَسَخَ بمعنی اپنی جگہ پر گڑ جانا (منجد) اور بمعنی کسی چیز کا محکم اور جائے گیر ہونا (مف) رَسَخَ الْحِبْرُ فی الصحیفۃ بمعنی سیاہی کتاب میں جم گئی۔ اور رَسَخَ الْعِلْمُ فِي الْقَلْبِ بمعنی علم دل میں رچ گیا (منجد) یعنی رسخ میں اثبات کے ساتھ تمکّن بھی پایا جاتا ہے (م۔ق) اور بمعنی کسی چیز کو بہت سے دلائل کے ساتھ یا حسبِ ضرورت جاننا جن کا ازالہ ممکن نہ ہو (فق ل ۶۵) ارشادِ باری ہے:

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ (۳/۷)

اور اس سے حقیقی مراد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں وُہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے۔

۳۔ مَتِین: متن بمعنی کسی چیز کا اپنی ذات میں مضبوط اور ٹھوس ہونا اور اس میں صلابت کا پھیل جانا۔ (م۔ل) حَبْلٌ مَتِينٌ مضبوط رسی اور رَأْيٌ مَتِينٌ بمعنی پختہ رائے (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ (۶۸/۴۵)

اور میں انہیں مہلت دیے جاتا ہوں۔ میری تدبیر مضبوط ہے۔

۴۔ مُحْکَم: اَحْکَمَ بمعنی کسی چیز کو دانائی اور تجربہ سے مضبوط بنانا (منجد) اور امام راغب کے نزدیک ایات محکمات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں لفظی اور معنوی اعتبار سے کسی قسم کا اشتباہ نہ پایا جاتا ہو (مف) ارشادِ باری ہے:

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ (۳/۷)

وہی ذات ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری۔ اس میں کچھ آیات محکم ہیں اور وُہی اصل کتاب ہیں اور بعض دوسری متشابہ بھی ہیں۔

۵۔ قَیِّمَۃ: قَامَ بمعنی کھڑا ہونا۔ اور قام الامر بمعنی کسی معاملہ کا اعتدال پر آنا۔ اور اَقَامَ المائل بمعنی ٹیڑھے کو سیدھا کرنا (منجد) اور قیام اور قوام اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس کے سہارے کوئی چیز قائم رہ سکے (مف) جیسے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

				پھر خوب اسلام پھیلا۔
۱۷	الیاس		۲۷	الیاس اور الیاسین ایک ہی نام ہے۔ بعلبک آپ کی دعوت کا مرکز تھا۔ آپ کی قوم بعل نامی بت کی پوجا کرتی تھی۔ آپ کے سمجھانے پر باز نہ آئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک ظالم حکمران ان پر مسلط کر دیا۔ اور حضرت الیاس نے ہجرت کر کے بیت المقدس میں اقامت اختیار کی۔
۱۸	الیسعؑ		۲۶	آپ حضرت الیاس کے نائب اور خلیفہ تھے۔ بعد میں نبوت بھی عطا ہوئی۔ آپؑ کا حلقۂ تبلیغ شام کا علاقہ تھا۔
۱۹	داؤد	۷۰	۲۲ ۱۰۱۵ تا ۹۴۵ ق۔م	طالوت کی فوج میں ایک سپاہی تھے۔ جالوت انہی کے ہاتھوں مارا گیا۔ تو حکومت بنو اسرائیل کے ہاتھ لگی اور حضرت داؤد کو ایک ممتاز عہدہ پر مقرر کیا گیا۔ طالوت کی وفات کے بعد خود مختار بادشاہ بنے۔ نبی بھی تھے۔ آپ کو زبور عطا ہوئی۔ اتنے خوش الحان تھے کہ جب تسبیحات پڑھتے تو پوری فضا پر وجد طاری ہو جاتا۔ آپ کا معجزہ یہ تھا کہ لوہا اور تانبا آپ کے ہاتھوں میں موم کی طرح نرم ہو جاتا۔ اپنے ہاتھ سے زرہیں تیار کرنا آپ کا ذریعہ معاش تھا۔ اپنی زندگی میں بیت المقدس کی بنیاد رکھی جسے بعد میں حضرت سلیمانؑ نے پورا کیا۔
۲۰	سلیمانؑ		۲۳ ایک ہزار ق۔م	حضرت داؤد کے بیٹے، نبی اور بادشاہ ہیں۔ بنی اسرائیل میں آپ کی شان کا کوئی بادشاہ نہیں ہُوا۔ ہَوا، جن اور پرندوں پر بھی آپ کی حکومت تھی۔ جانوروں کی بولی سمجھتے اور ان سے کام لیتے تھے۔ ملکہ سبا آپ کی کوشش سے مسلمان ہوئی۔ بیت المقدس کی تعمیر کو نہایت عالیشان طریقہ پر مکمل کیا۔
۲۱	لقمانؑ			آپ حضرت داؤدؑ کی صحبت میں بہت عرصہ رہے۔ نبوت میں اختلاف ہے، علاقہ شام میں سکونت تھی۔ آپ کے نصائح قرآن میں مذکور ہیں۔
۲۲	عزیرؑ	۱۵۰	۶۰۰ ق۔م	بخت نصر بابلی نے فلسطین پر پے در پے حملے کر کے اس علاقہ کو برباد کیا اور تورات کے نسخوں کو جلا دیا۔ اور بنی اسرائیل کو قیدی بنا کر بابل لے گیا۔ آپ کمسن ہی تھے کہ گرفتار ہو کر بابل گئے۔ چالیس برس کی عمر میں نبوت عطا ہوئی تو آپ نے تورات کی تجدید کی۔ عراق کی ایک بستی سائرآباد میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔
۲۳	یونسؑ		۸۶۲ ق۔م	اہل نینوا کی طرف مبعوث ہوئے۔ قوم نے آپ کی دعوت کا انکار کیا۔ تو از خود ہی انہیں چالیس دن بعد عذاب آنے کی وعید سنا دی۔ پھر جب یہ مدت گزرنے کو ہوئی اور عذاب کی کوئی علامت نہ دیکھی تو فرار ہوئے اور مچھلی کا لقمہ بنے۔ مچھلی کے پیٹ میں تسبیحات پڑھتے رہے۔ آخر اللہ نے اس مشکل سے نجات دی اور مچھلی نے برلبِ ساحل اگل دیا۔ جب ذرا طاقت آئی تو اللہ تعالیٰ نے اسی قوم یعنی اہل نینوا ہی کی طرف آپ کو دوبارہ بھیجا۔ اب دُوسری طرف صورتِ حال یوں ہوئی کہ جب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ